سیرت مبارکہ کی روشنی میں

جماعتی نظم اور آداب گفتگو

علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

جماعت اہل سنت پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

سلسلہ مطبوعات نمبر 6

سیرت مبارکہ کی روشنی میں

جماعتی نظم اور آداب گفتگو

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

جماعت اہلسنت پاکستان

مرکزی رابطہ دفتر

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سید راولپنڈی

فون : 418764

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

مفکر اسلام حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان' حضرات علماء و مشائخ اور مرکزی عہدیداران جماعت اہل سنت پاکستان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

آپ حضرات کے سامنے مجھ ایسے ناقص علم و فکر والے شخص کا گفتگو کرنا کسی طرح موزوں دکھائی نہیں دیتا' لیکن جماعت کے ناظم اعلیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چند کلمات عرض کرتا ہوں' تاکہ آپ حضرات کے ذریعے برادران اہل سنت تک پہنچ جائیں' اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ کلمات مفید اور سود مند ثابت ہوں۔

اس مقالے کا عنوان ہے:

"سیرت مبارکہ کی روشنی میں جماعتی نظام اور آداب گفتگو"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر و تومنون باللہ (آل عمران: 110/3)

تم ان سب امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کے سامنے ظاہر کی گئیں' تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں امت مسلمہ کے مقام اور اس کی ذمہ داری کی نشاندہی فرمائی گئی ہے' اس امت کا مقام یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل یہ امت اقوام عالم کیلئے آئیڈیل کی حیثیت رکھتی ہے اور سب امتوں سے افضل ہے' اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل ہیں تو آپ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے' علامہ شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لما دعی اللہ داعینا لطاعتہ ۔ باکرم الرسل کنا اکرم الامم۔

فضیلت کی دوسری وجہ جو اس آیت کریمہ میں بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ یہ امت اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے ساتھ نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائی سے منع کرتی ہے اور یہی اس امت کا

Marfat.com
Marfat.com

فریضہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ فضیلت ان ہی مومنوں کو حاصل ہوگی جو پہلے خود نیکی پر عمل پیرا ہوں گے اور برائی سے دور رہیں گے' پھر امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں گے ورنہ تو اس شدید وعید کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کبر مقتاعند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون (الصف: 3/61)

اللہ کے نزدیک سخت ناپسند ہے وہ بات جس پر تم خود عمل پیرا نہ ہو۔

اس جگہ قابل غور بات یہ ہے کہ اس فریضے کو کون ادا کرے گا اور اولین ذمہ داری کس کی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اولین ذمہ داری ارباب اقتدار کی ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبہ الامور۔ (الحج: 41/22)

وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو نماز قائم رکھیں' زکوۃ دیں اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کیلئے تمام کاموں کا انجام ہے۔

دوسرے نمبر پر یہ ذمہ داری علماء کرام کی ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون۔ (آل عمران: 3/104)

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے' جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کرے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

تیسرے نمبر پر عام اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"تم میں سے جو شخص خلاف شرع کام دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے تبدیل کردے' اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (مسلم شریف' بحوالہ مشکوۃ شریف' ص 436)

جب سے پاکستان بنا ہے' یہاں کے حکمرانوں نے نظام مصطفیٰ کے نافذ کرنے اور امر بالمعروف و نھی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کی کوشش نہیں کی' نتیجہ یہ ہے کہ فتنہ و فساد اور فسق و فجور کا دور دورہ ہے' باطل کی یلغار پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے' ایسے عالم میں علماء اہل سنت اور مشائخ کی ذمہ داری ہے کہ اس فریضہ کے ادا کرنے کیلئے اپنی تمام توانائیاں صرف

Marfat.com
Marfat.com

کردیں۔

اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ پہلے خود علم' اعتقاد اور اخلاص عمل سے آراستہ ہوں' پھر اپنے اہل و عیال کو نظام مصطفیٰ کے سانچے میں ڈھالیں' ارشاد ربانی ہے:

یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا (التحریم: 6/66)

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام' اپنے علاقے' اپنے ملک اور اس کے بعد پوری دنیا کے باشندوں تک پہنچائیں۔ "اخرجت للناس" تمام افراد انسانیت کو شامل ہے' اسی طرح "امر بالمعروف اور نھی عن المنکر" بھی عام ہے' کسی خطے یا قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

اجتماعیت کی ضرورت

ظاہر ہے کہ یہ عظیم الشان کام ہم جیسا کوئی بھی شخص تن تنہا انجام نہیں دے سکتا' ارشاد ربانی: ولتکن منکم امۃ کا بھی یہی مفاد ہے کہ کار دعوت کیلئے ایک جماعت ہونی چاہئے۔

دین اسلام نے اجتماعیت پر بہت زور دیا ہے' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں پیکر ایمان و تقویٰ اور نمونہء اخلاص صحابہ کرام کی جماعت تیار کی' مدینہ منورہ میں انصار بھی اس مقدس جماعت میں شامل ہو گئے' اہل ایمان کی یہی مقدس جماعت تھی جن کے تعاون سے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اسلامی سٹیٹ قائم کی اور ایسا انقلاب برپا کیا جس پر آج بھی اقوام عالم انگشت بدنداں ہیں' ارشاد ربانی ہے:

اذ کنتم اعداء" فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

(آل عمران: 103/3)

جب تم دشمن تھے' پس اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت عطا فرمائی' تو تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

معلوم ہوا کہ اجتماعیت کیلئے محض کچھ لوگوں کا مل بیٹھنا کافی نہیں ہے' بلکہ ضروری ہے کہ دلوں کے فاصلے دور کر کے اخوت و محبت کی فضا قائم کی جائے اور مل کر ایک مقصد کیلئے کام کیا جائے' اسلامی عبادات نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ اور دعا میں بھی اجتماعیت کا فلسفہ کار فرما ہے' آج ہم اہل سنت و جماعت کثرت میں ہونے کے باوجود پسماندہ اور ملکی سطح پر غیر مؤثر ہیں تو اس کی بڑی

Marfat.com
Marfat.com

وجہ یہ ہے کہ ہم غیر منظم ہیں اور جماعت کی لڑی میں منسلک نہیں ہیں۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

جماعتی ضبط

جماعت کے طور پر کام کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس کا امیر مقرر کیا جائے ورنہ ہر شخص دوسروں پر اپنی رائے ٹھونسنے کی کوشش کرے گا' اور اگر جماعت کے اراکین میں اختلاف ہو جائے تو امیر ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئی فردوہ الی اللّٰہ والرسول (النساء: 59/4)

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں' پھر اگر کسی چیز میں تمہارا انزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔

امیر کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ اس حدیث شریف سے لگایئے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تین آدمی سفر میں ہوں تو وہ اپنے میں سے کسی کو امیر بنائیں۔

امیر کس کو بنایا جائے؟ اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ وہ ایمان' علم' تقویٰ میں دوسروں سے بہتر ہو اور اس میں قیادت کی صلاحیت ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اجعلوا ائمتکم خیارکم (سنن دار قطنی 88/2)

تم ایسے لوگوں کو امام بناؤ جو تم میں سے بہترین ہوں۔

امیر کا انتخاب بھی ان ہی بنیادوں پر ہو یہ نہ ہو کہ رشتہ داری' دوستی' جتھے بندی یا ذاتی منفعت کی بنا پر کسی شخص کو منتخب کر لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا (النساء: 58/4)

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔

ووٹ (رائے) بھی ایک امانت ہے' اسی شخص کو دینا چاہئے جو اس کا اہل ہو۔

امیر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ امارت کا طلبگار نہ ہو' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com
Marfat.com

وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا:

تم امارت کا سوال نہ کرنا' اس لئے کہ اگر سوال کرنے پر تمہیں امارت دی گئی تو تم اس کے سپرد کردیئے جاؤ گے (تمہاری امداد نہیں کی جائے گی) اور اگر مانگے بغیر تمہیں امارت دی گئی تو تمہاری امداد کی جائے گی (صحیحین) مشکوٰۃ شریف ص 320

ایک دوسری روایت میں ہے:

تم امارت کا شوق رکھتے ہو' یہ امارت قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی' دودھ پلانے والی تو بڑی اچھی ہے لیکن دودھ چھڑانے والی بری ہے (بخاری شریف' مشکوٰۃ شریف ص 330)

اب یہ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ امیر کا مقام کیا ہے؟ اور یہ اس مقالے کا اہم نکتہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ہماری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ہماری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے ہماری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے ہماری نافرمانی کی۔ (بخاری شریف ص 415)

ایک دوسری حدیث میں ہے:

اگر تم پر غلام کو امیر بنا دیا جائے' جس کی ناک اور کان کٹے ہوئے ہوں وہ کتاب اللہ کے ساتھ تمہاری قیادت کرے' تو تم اس کی بات کو سنو اور اطاعت کرو۔ (مسلم شریف' مشکوٰۃ شریف ص 319)

مطلب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ اطاعت اسی امیر کی جائے جو خوبصورت ہو' دلکش اور گورے چٹے رنگ کا ہو' یا اس کی آواز کانوں میں رس گھولنے والی ہو' بلکہ امیر امیر ہے' چاہے اس کی شکل اور وضع کیسی ہی ہو' اس کی اطاعت شرعاً واجب ہے۔ امیر کی اطاعت رسول اللہ کی اطاعت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ البتہ یہ شرط ضرور ہے کہ وہ خلاف شریعت حکم نہ دے ورنہ اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مسلمان پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے چاہے وہ کام اسے پسند ہو یا نہ' بشرطیکہ اسے کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے اور جب اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ اطاعت ہے (بخاری)' (مشکوٰۃ شریف 319)

Marfat.com
Marfat.com

ہماری جماعتوں کی ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں اطاعت امیر کی شرعی اہمیت کا تصور ہی نہیں ہے اور اگر امیر کی اطاعت نہیں کرنی تو پھر جماعت بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

دوسری طرف قائدین کی عدم دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ کسی رکن کے ذمہ کام لگانے کے بعد بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کسی کے ذمہ یہ کام لگایا تھا' ہونا یہ چاہئے کہ اگر وہ رکن کام نہیں کرتا تو اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ اسے ایک سے زائد مرتبہ یاد دلایا جائے اور اس سے باز پرس کی جائے' اس کے باوجود کام نہیں کرتا تو اسے برطرف کر کے کسی ذمہ دار کو وہ کام سپرد کیا جائے۔

جماعتوں کی ناکامی کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جماعت کے عہدیدار جز وقتی کام کرتے ہیں اور ان سے مفت کام لیا جاتا ہے' جماعت کو چاہئے کہ فنڈ اکٹھا کرے اور عہدیداروں کو معقول وظیفہ دے کر ان سے ہمہ وقتی کام لیا جائے' اس کے بغیر ان سے باز پرس ہو سکتی ہے اور نہ ہی سرزنش۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ میں اگر ایک طرف ملتا ہے کہ حضرت کعب ابن مالک اور ان کے دو ساتھی اعلان عام کے باوجود غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکے' سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر صحابہ کرام نے ان کا سوشل بائیکاٹ کیا اور یہ سلسلہ پچاس دن تک چلتا رہا (بخاری شریف: 2/35-634) تو دوسری طرف یہ بھی ملتا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو مکہ آپریشن کی اطلاع دینے کی کوشش کی' اہل مکہ تک پہنچنے سے پہلے ہی یہ پیغام پکڑا گیا۔ اس سیکرٹ راز کے افشا کی کوشش کرنے پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے تاکہ اس منافق کی گردن اڑا دوں' لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اہل بدر میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جلوہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم جو چاہے کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔(بخاری شریف: 2/612) مقصد یہ ہے کہ امیر کو سختی کے ساتھ جماعتی ڈسپلن کی حفاظت کرنی چاہئے' اس کے ساتھ ہی اس میں عفو و درگزر کا مادہ بھی ہونا چاہئے' خاص طور پر ان لوگوں کے حق میں جن کی جماعتی خدمات مسلم ہوں۔

جماعت کے ہر رکن کو چاہئے کہ وہ وقتاً فوقتاً جماعت کا پرچار کرے' اس کے مقاصد سے ملنے جلنے والوں کو متعارف کرائے اور جماعت کے خلاف افواہیں پھیلانے والوں (ففتھ کالم) کے ساتھ نہ تو خود شریک ہو اور نہ ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ ہر رکن کو چاہئے کہ وہ کم' دو

Marfat.com
Marfat.com

اپریل 2000ء کو ملتان میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی سنی کانفرنس کا ابھی سے چرچا شروع کر دے۔

آداب گفتگو

اس وقت آداب گفتگو سے مراد یہ ہے کہ دعوت حق دینے والے حضرات کو کن اوصاف سے موصوف ہونا چاہئے؟ ظاہر ہے کہ زندگی کے ہر شعبے کی طرح تبلیغ دین کے سلسلے میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی ہماری راہنما ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (21/33) تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین راہنمائی ہے۔

دین کے مبلغ کو جن اوصاف کا حامل ہونا چاہئے ان میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔
(1) اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت اور اطاعت' حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص میں تین اوصاف پائے جائیں وہ ان کی بدولت ایمان کی حلاوت (مٹھاس) پالے گا' ان میں سے ایک یہ ہے:

ان یکون اللہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما (بخاری شریف 7/1) یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول گرامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔

یہی جذبہ محبت' اطاعت و فرمانبرداری کا باعث ہے اور یہی تبلیغ دین کا محرک ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

حدیث شریف میں ہے تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں بن سکتا: حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین (بخاری شریف 7/1) جب تک ہم اس کے نزدیک اس کے والد' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

محبت کیا ہے؟ اس کی وضاحت دوسری حدیث شریف سے ہوتی ہے۔

حتی یکون ھواہ (متبعا) تبعا لما جئت بہ (کنز العمال 1084' مشکوٰۃ شریف ص 30)

جب تک کہ اس کی خواہش ہمارے لائے ہوئے احکام کے تابع نہیں ہو جاتی' اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایمان کامل حاصل کرنے کیلئے صرف اپنے ظاہر کو احکام شریعت سے آراستہ کرنا

Marfat.com
Marfat.com

کافی نہیں ہے' بلکہ باطن میں تبدیلی کا آنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ نفس کا اس قدر تزکیہ ہو جائے کہ وہ خلاف شریعت امور کا ارادہ ہی نہ کرے' یہ وہ مقام ہے جس کے حصول کیلئے رہبر کامل اور فیضان نظر کی ضرورت ہے۔

(2) دین کا علم اور فہم حاصل ہو

علم وہ نور ہے جو اللہ تعالیٰ انسان کے قلب میں القاء فرماتا ہے' یہ نور نہیں ہوگا تو نہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگی اور نہ ہی اس کے احکام کی خبر ہوگی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فمن لم یجعل اللّٰہ لہ نورا فمالہ من نور (النور 40/24)

جسے اللہ تعالیٰ نور عطا نہ فرمائے تو اس کیلئے کوئی نور نہیں ہے۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں:

پئے علم چوں شمع باید گداخت　　　که بے علم نتواں خدارا شناخت

علم کیلئے شمع کی طرح پگھلنا چاہیے' کیونکہ علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کو پہچانا نہیں جاسکتا۔

جب علم ہی نہ ہوگا تو اطاعت کیسے ہوگی؟ اور تبلیغ کا تو کوئی مطلب ہی نہ ہوگا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علیم فضلوا و اضلوا (مشکوٰۃ شریف ص 33) قریب قیامت جب اللہ تعالیٰ علماء کو اٹھالے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے' جو خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔

عربی کا ایک شاعر کہتا ہے:

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیھدیھم طریق الھالکین

جب کوا کسی قوم کا راہنما بن جائے' تو وہ انہیں ہلاکت کے راستے کی راہنمائی کرے گا۔

(3) اخلاص نیت

تمام عقائد اور اعمال کا دارو مدار نیت اور اس کے اخلاص پر ہے کہ جو کام کیا جائے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جس شخص نے علم طلب کیا تاکہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ کرے یا بیوقوفوں سے جھگڑا

Marfat.com
Marfat.com

کرے یا لوگوں کے چہروں کو اپنی طرف پھیر لے' تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص 34)

ایک دوسری حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت والے دن ایک شہید' ایک قرآن کے عالم اور قاری اور ایک دولت مند کو لایا جائے گا' اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ میں نے جو تمہیں اتنی نعمتیں دی تھیں' تم نے ان کا کیا شکریہ ادا کیا؟ وہ اپنے کارنامے بیان کریں گے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تم نے یہ سب کچھ لوگوں کو دکھانے کیلئے کیا تھا' یعنی خالص میری رضا کیلئے نہ تھا' چنانچہ حکم دیا جائے گا اور ان لوگوں کو گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص 33)

سوچنے کی بات ہے کہ اگر ہم وعظ و خطابت کے جوہر اس لئے دکھاتے ہیں کہ لوگ واہ واہ کریں' نعرے لگائیں' داد دیں اور ہمیں امتیازی کرسیوں پر بٹھائیں' تو کیا ہم للّٰہیت کے مقام پر فائز ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہوگا اور اگر ہم خطاب کرنے کا باقاعدہ معاوضہ طے کریں اور کھانے پینے کا ایک مینو مقرر کردیں اور اس کے باوجود بروقت ہم اپنا پروگرام کینسل کردیں تو اسے اخلاص اور للّٰہیت کے کس خانے میں فٹ کیا جاسکے گا اور سامعین کے دل و دماغ میں وہ صالح انقلاب کیسے جنم لے گا؟ جو اولیاء کرام کے ارشادات سے پیدا ہوا کرتا تھا۔

ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ مقام احسان و اخلاص یہ ہے کہ

ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (بخاری شریف ص 12)

تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اگر یہ کیفیت ہم پر طاری ہو جائے اور طاری رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا کوئی کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نہ ہو۔

(4) داعیانہ لگن

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس محنت اور ولولے کے ساتھ دعوت اسلام کا کام کیا اور اپنی حیات ظاہرہ میں اسلامی انقلاب برپا کرکے دکھایا' تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے' اعلان نبوت کے بعد مکہ معظمہ میں تیرہ سالہ دور بڑا ہی مشکل اور کٹھن تھا' دشمنان اسلام نے دعوت اسلام کو روکنے کیلئے ہر حربہ اور ہر ظلم روا رکھا لیکن کسی بھی موقع پر

Marfat.com
Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی استقامت میں سرمو فرق نہ آیا' ابوطالب نے جب مشرکین کی پیشکش پیش کی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ہمارے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند لاکر رکھ دیں تو بھی ہم اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے سے گریز نہیں کرسکتے (ابن کثیر: البدایۃ والنہایہ: 48/3) ابوطالب کے آخری وقت ابوجہل اور امیہ بن مغیرہ کی موجودگی میں فرمایا: کلمہ طیبہ پڑھ لو' ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری گواہی دیں گے۔ (مسلم شریف عربی: 40/1)

داعیان حق کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مکی زندگی اور اس دور میں آپ کی استقامت کا خاص طور پر مطالعہ کرنا چاہئے' مدینہ طیبہ میں مشرکین مکہ کے حملوں اور منافقین کی سازشوں کے باوجود دعوت و تلقین کا عمل مسلسل جاری رہا' ایک یہودی بچہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا' وہ بیمار ہوگیا تو سرکار بنفس نفیس اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس موقع پر بھی تبلیغ کے فریضے سے چشم پوشی نہ فرمائی' اس بچے کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی' جو اس نے قبول کرلی' تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ (مفہوماً' مشکوٰۃ شریف ص 137)

غرض یہ کہ حق کے داعی کو کسی بھی لمحے اس فریضے سے غافل نہیں ہونا چاہئے' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا:

لان یهدی اللّٰه بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم

(مشکوٰۃ شریف ص: 64-563)

اللہ تعالیٰ تمارے ذریعے ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تمہارے لئے سرخ اونٹ ہوں۔

اس حدیث سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اگر مبلغ دین کی کوشش سے زیادہ لوگ راہ راست پر نہ آئیں تو بھی اسے بددل نہیں ہونا چاہئے۔

(5) قول و فعل کی یکسانیت

خادم دین کیلئے ضروری ہے کہ وہ جو کچھ کہے خود اس پر عمل کرے' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ صحابہ کرام پر پانچ نمازیں فرض تھیں' آپ پر نماز تہجد بھی واجب تھی' خود صوم وصال (افطار کئے بغیر مسلسل روزے) رکھتے' جبکہ صحابہء کرام کو منع فرمایا'

Marfat.com
Marfat.com

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا' اس کی انتڑیاں نکل کر آگ میں گر جائیں گی' وہ اپنی انتڑیوں میں اس طرح گھومے گا' جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے اے فلاں تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا؟ اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم دیا کرتا تھا' لیکن خود اسے اختیار نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے منع کیا کرتا تھا اور خود اس کا مرتکب ہوتا تھا (مشکوۃ شریف ص 436)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؟

لم تقولون مالا تفعلون۔

تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے۔

(6) حکیمانہ دعوت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن (النحل: 125/16)

اپنے رب کے راستہ کی طرف بلایئے حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور ان پر حجت قائم کیجئے احسن طریقہ سے۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کو صرف قرآن و حدیث کے احکام ہی سے آگاہ نہیں فرماتے تھے' بلکہ موقع محل کے مطابق انہیں قائل معقول بھی فرماتے تھے' ایک صحابی نے عرض کیا کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے' اس نے حج کی نذر مانی تھی' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس پر قرض ہوتا تو تم اسے ادا کرتے؟ عرض کیا: جی ہاں' فرمایا: اللہ کا قرض ادا کرو' وہ ادا کرنے کے زیادہ لائق ہے۔ (مشکوۃ شریف ص 221)

دین متین کے داعی کا فریضہ ہے کہ حکمت و دانش کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام عوام و خواص تک پہنچائے' قرآن پاک کے حوالے سے گفتگو کرے' حدیث شریف کی مستند کتابوں سے مطالعہ کرکے تبلیغ احکام کرے' غیر مستند روایات اور غیر ثقہ کتابوں کے حوالے سے گریز کرے' آج کمپیوٹر پر حدیث پاک کی کتابیں آچکی ہیں۔ یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا موضوع۔ ایک عام آدمی بھی اٹھ

Marfat.com
Marfat.com

کر کہہ سکتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے' مسلم بزرگان دین اور اسلاف امت کے اقوال پیش کیجئے معقول اور مدلل طریق گفتگو اختیار کیجئے' غیر سنجیدہ اور ناشائستہ لب و لہجہ اختیار نہ کیجئے۔

علماء کرام کو چاہئے کہ وہ سال بھر کیلئے مختلف موضوعات منتخب کریں' اولین ترجیح دین کی بنیادی تعلیمات کو دیں' توحید' صفات باری تعالیٰ' تنزیہ و تقدیس' نبوت' فضائل و کمالات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' عبادات' معاملات' حشر و نشر' فضائل قرآن' فضائل صحابہ و اہل بیت' مناقب اولیاء' اس کے ساتھ فرق باطلہ اور بدعات کا رد کریں اور طرز ایسا دل نشیں ہو کہ ہر بات سامعین کے دل و دماغ میں اتر جائے۔

حکمت کا تقاضہ یہ ہے کہ اپنا موقف ایک ہمدرد اور مخلص راہنما کے طور پر پیش کریں' نہ تو کسی کو مدمقابل بنائیں اور نہ ہی اپنا موقف کسی پر ٹھونسنے کی کوشش کریں۔

(7) شفقت و رحمت

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراپا رحمت ہیں' آپ نے کبھی اپنی ذات کیلئے انتقام نہیں لیا' البتہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کرتا تو اللہ تعالیٰ کیلئے اسے سزا دینے میں بھی توقف نہ فرماتے' اپنوں اور بیگانوں کو وہ شفقت و محبت عطا فرمائی کہ بیگانے یگانے اور یگانے دیوانے ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولك فاعف عنهم واستغفر لهم (آل عمران: 159/3)

اللہ کی عظیم رحمت سے آپ مومنوں کیلئے نرم دل ہو گئے اور اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ ضرور آپ کے اردگرد سے بھاگ جاتے' پس آپ انہیں معاف کردیں اور ان کیلئے بخشش کی دعا کریں۔

ایک اعرابی مسجد میں پیشاب کرنے لگا' صحابہ کرام نے اسے منع کرنے کی کوشش کی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پیشاب مت روکو اور حکم دیا کہ اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول لاکر بہا دیا جائے۔

مبلغ کی حیثیت ایک ڈاکٹر کی ہے جو مریض سے نفرت نہیں کرتا' بلکہ وہ مرض کا دشمن ہے' وہ اگر مریض کا آپریشن بھی کرتا ہے تو اس کے پیش نظر مریض کی ہمدردی اور خیر خواہی

Marfat.com
Marfat.com

ہوتی ہے' اسے حقیر اور ذلیل بنانا اس کا مقصد نہیں ہوتا' لیکن نرمی کا یہ مطلب بھی نہیں کہ انسان کفر' گمراہی اور بدعات سے صلح کرلے' اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفت یہ بیان کی ہے:

اشداء علی الکفار رحماء بینھم (الفتح/22))

کافروں پر سخت اور آپس میں شیروشکر

(8) علماء اہل سنت کی باہمی رواداری:

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ قائدانہ صلاحیتوں کے حامل بزرگ دنیا سے تشریف لے گئے جن کے سایہ شفقت میں تمام علماء اور مشائخ اہل سنت یکجا ہو جایا کرتے تھے' ان کی موجودگی میں اہل باطل کو اس دلیری کے ساتھ سر اٹھانے کی جرات نہیں ہوتی تھی جس قدر اس وقت ہے' آج ہمارے ہاں سیاسی' مذہبی اور روحانی سطح پر اس حد تک تقسیم ہو چکی ہے کہ ایک حلقے کا آدمی دوسرے کے ساتھ خندہ پیشانی سے مصافحہ کرنے کا روادار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمعیا ولا تفرقوا

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹ جاؤ۔

نیز فرماتا ہے:

ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔

اور آپس میں جھگڑا نہ کرو' تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

اس لئے ضروری ہے کہ آپس کے فروعی اختلافات کو شدت کا ایسا رنگ نہ دیا جائے کہ اہل سنت کا شیرازہ ہی بکھر جائے۔

(9) ارباب اقتدار کی قصیدہ خوانی

علماء حق کا یہ شیوہ رہا ہے کہ انہوں نے وقت کے حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلمہ حق بلند کیا اور استقامت کا پہاڑ ثابت ہوئے۔ ائمہ اربعہ اور خاص طور پر امام احمد بن حنبل عظیم ابتلا سے دوچار ہوئے' شیخ عزالدین بن عبدالسلام ابتلا میں ثابت قدمی کی بنا پر سلطان العلماء کے لقب سے ملقب ہوئے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی کے بارے میں علامہ اقبال نے یہ کہہ کر خراج عقیدت پیش کیا:

Marfat.com
Marfat.com

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

امام احمد رضا بریلوی نے یہ کہہ کر ہماری راہنمائی فرمائی:

کروں مدح اہل دول رضا' پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا' میرا دین پارۂ ناں نہیں

حضرات علماء و مشائخ!

آپ حضرات کے سامنے لب کشائی کی جرات پر معذرت خواہ ہوں' "المامور معذور" کے تحت امید ہے کہ محسوس نہیں فرمائیں گے۔

راقم نے اس مقالے میں حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق مدظلہ (کراچی) کی کتاب "دعوت و تنظیم" سے استفادہ کیا ہے' مزید تفصیل ان کی کتاب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مجھے یہ کتاب دستیاب ہوئی اور راقم یہ چند صفحات قلمبند کرسکا۔

10 شعبان 1420ھ

19 نومبر 1999ء — محمد عبدالحکیم شرف قادری

یہ مقالہ ادارہ تعلیمات اسلامیہ' خیابان سرسید' راولپنڈی میں جماعت اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام منعقد "دوروزہ تربیتی کیمپ برائے قائدین" میں 20 نومبر 1999ء کو پڑھا گیا۔

Marfat.com
Marfat.com

مطالعہ فرمائیں

قرآن پاک ترجمہ کنزالایمان	:	امام احمد رضا بریلوی
تفسیر۔ خزائن العرفان	:	صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
تفسیر۔ نور العرفان	:	حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی
سیرت رسول عربی	:	علامہ نور بخش توکلی
ضیاء النبی	:	پیر محمد کرم شاہ الازہری
جاء الحق	:	مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی
انوار الحدیث	:	علامہ جلال الدین امجدی
جنتی زیور	:	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی
سنی بہشتی زیور	:	مولانا مفتی محمد خلیل خاں برکاتی
ہمارا اسلام	:	مولانا مفتی محمد خلیل خاں برکاتی
زندہ جاوید خوشبوئیں	:	شیخ محمد صالح فرفور / محمد عبد الحکیم شرف قادری
زلزلہ	:	علامہ ارشد القادری
تبلیغی جماعت	:	علامہ ارشد القادری
جماعت اسلامی	:	علامہ ارشد القادری
لوح و قلم تیرے ہیں	:	سید ریاض حسین شاہ
صبح زندگی	:	سید ریاض حسین شاہ
دعوت و تنظیم	:	شاہ تراب الحق
ضیاء الحدیث	:	شاہ تراب الحق
زجاجۃ المصابیح	:	سید عبد اللہ شاہ (حیدر آباد دکن)
تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم	:	پروفیسر محمد مسعود احمد
پاکستان بنانے والے علماء و مشائخ	:	علامہ جلال الدین قادری
تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس	:	علامہ جلال الدین قادری
تعلیم نماز	:	علامہ محمد صدیق ہزاروی
تاریخ نجد و حجاز	:	مفتی محمد عبد القیوم قادری
باغی ہندوستان	:	عبد الشاہد خاں شروانی
اسلامی عقائد	:	سید یوسف ہاشم رفاعی

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

جماعت اہلسنت نے دین مصطفیٰ ﷺ کے فروغ اور تنظیمی و تبلیغی
سرگرمیوں کو عالمی سطح پر مربوط و منظّم انداز میں
انجام دینے کے لئے ایک

سُنی سیکرٹریٹ

کے قیام کا فیصلہ کیا ہے

کمپیوٹر، انٹرنیٹ، فیکس، ای میل، ٹیلی فون اور باہمی رابطہ کی دیگر جدید سہولیات سے آراستہ اہلسنت کا یہ مرکزی دفتر ہمارے دیرینہ خوابوں کی تعبیر ثابت ہوگا۔ آپ سے اپیل ہے کہ سنی سیکرٹریٹ کی جلد از جلد تعمیر کے لئے اپنی قیمتی تجاویز، آراء کے ساتھ دل کھول کر عطیات دیں۔

نگران: حاجی محمد ایوب (مرکزی ناظم مالیات)

جماعت اہلسنت فنڈ اکاؤنٹ نمبر 3-1272 الائیڈ بنک لمیٹڈ راولپنڈی خیابان سید برانچ

مرکزی رابطہ دفتر: ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سید سیکٹر 3 راولپنڈی۔ فون 418764

Marfat.com
Marfat.com

جماعت اہلسنت نے دین مصطفیٰ ﷺ کے فروغ اور تنظیمی و تبلیغی
سرگرمیوں کو عالمی سطح پر مربوط و منظّم انداز میں
انجام دینے کے لئے ایک

سُنی سیکرٹریٹ

کے قیام کا فیصلہ کیا ہے

کمپیوٹر، انٹرنیٹ، فیکس، ای میل، ٹیلی فون اور باہمی رابطہ کی دیگر جدید سہولیات سے آراستہ اہلسنت کا یہ مرکزی دفتر ہمارے دیرینہ خوابوں کی تعبیر ثابت ہوگا۔ آپ سے اپیل ہے کہ سنی سیکرٹریٹ کی جلد از جلد تعمیر کے لئے اپنی قیمتی تجاویز، آراء کے ساتھ دل کھول کر عطیات دیں۔

نگران: حاجی محمد ایوب (مرکزی ناظم مالیات)

جماعت اہلسنت فنڈ اکاؤنٹ نمبر 3-1272 الائیڈ بنک لمیٹڈ راولپنڈی خیابان سید برانچ

مرکزی رابطہ دفتر: ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سید سیکٹر 3 راولپنڈی۔ فون 418764

Marfat.com
Marfat.com